دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ — از مدیر

آپ کا پسندیدہ رسالہ... مقاصد و مراحل

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ماہ نامہ علم و عمل لاہور کے مقاصد میں سے **پہلا مقصد** علمِ دین خود بھی حاصل ہو اور دوسروں تک بھی پہنچایا جائے۔ مسلمان جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرتا ہے۔ **دوسرا مقصد** ہم خود بھی عمل کریں اور دوسروں تک بھی عمل کا پیغام پہنچائیں۔ **تیسرا مقصد** عوام کی ضرورت اور نفسیات کو اپنی حیثیّت سے جان کر اس کے مطابق مضامین شائع کیے جائیں۔ **چوتھا مقصد** قرآن و حدیث کا پیغام فقہاء اور علماء کا سمجھا ہوا آسان الفاظ میں آگے پیش کیا جائے۔ **پانچواں مقصد** رضائے الٰہی حاصل کرنا، جہنّم سے بچنا اور جنّت میں بلا عذاب داخلہ کا بہانہ بن جائے۔ **چھٹا مقصد** اپنے لئے اور جو پڑھیں یا لکھیں یا لکھوائیں یا لگوائیں سب کے لئے صدقۂ جاریہ بن سکے۔ **ساتواں مقصد** دین کے پانچ اہم شعبوں (عقائد، عبادات، معاملات، معاشرات، اَخلاق) پر عمل کر کے پورا دین دار بنا جاسکے۔ **آٹھواں مقصد** گھر گھر دین کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ **نواں مقصد** اِصلاحِ معاشرہ کی کوشش کی جائے۔ **دسواں مقصد** اصلاحِ خواتین و بچگان میں بھی بھرپور کام ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِن مقاصد کے پیشِ نظر حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب مُدّظلہ (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) کی سرپرستی میں جاری ہونے والے اِس رسالہ میں جو بھی مضامین شائع ہوتے ہیں وہ باحوالہ اور تحقیقی ہوتے ہیں، حوالہ بھی اصل کتابوں کی طرف رجوع کر کے دیا جاتا ہے اور اُردو کی کتابوں و رسالوں سے حوالہ کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ پھر اس رسالہ کی پروف ریڈنگ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بڑی مہارت سے ہوتی ہے۔ پانچ علماء کی نظروں سے گزرتا ہے پھر احقر مدیر پانچ بار پورے رسالہ کی چیکینگ کرتا ہے پھر رسالہ پریس کے مراحل سے گزرتا ہوا عوام کے سامنے آجاتا ہے۔ پھر بھی لفظی یا معنوی کوئی غلطی رہ جائے تو پیار و محبّت سے مطلع کر دینا مناسب ہے۔ رسالہ چھپ جانے کے بعد ترسیل کے مراحل میں بھی دو علماء سمیت 5 افراد اپنی پوری ذمّہ داری کے ساتھ رجسٹر اور کمپیوٹر دو جگہ انٹری ڈال کر بڑی احتیاط سے انگریزی ماہ کی 26 یا 27 تاریخ کو حوالۂ ڈاک کرتے ہیں۔ چوں کہ مَاشَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ قارئین کرام کا یہ پسندیدہ رسالہ ہے اس لئے شدّت سے اس کا انتظار ہو رہا ہوتا ہے۔ جب گھروں میں پہنچتا ہے تو پہلے پڑھنے کے لئے کھینچا تانی شروع ہو جاتی ہے۔ **الغرض** بعض حضرات اِس شوق میں 28,27 تاریخ کو فون کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ رسالہ نہیں ملا؟ بھائی! جس ماہ کا رسالہ ہے اس کی پانچ تاریخ تک انتظار کرنا چاہیے یا اپنے ہاکر یا ڈاکیہ سے معلوم کرنا چاہیے پھر ادارہ علم و عمل لاہور سے اَخلاق کے دائرہ میں (پیار و محبّت سے) بات کرنی چاہیے۔ بعض دفعہ گھبرائے ہوئے فون آتے ہیں کہ رسالہ نہیں ملا، آپ نے کیوں نہیں بھیجا؟... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ریکارڈ ہمارے پاس ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دیں

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

CPL نمبر 200

جلد نمبر 8

شمارہ نمبر 11

95

ماہ نامہ علم وعمل لاہور

شوال ۱۴۳۲ھ — ستمبر 2011ء

بیاد

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ببرکت دعا

شیخ المشائخ الحاج حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب دامت برکاتہم

مدیر محمد عتیق الرحمٰن

مدرس وخادم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ateeqlahore@gmail.com

ترتیب و پروف ریڈنگ

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

مدرس

جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی
- مولانا عبد الرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہ نامہ محاسن اسلام، ملتان
- مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ مولانا سعید قاسم صاحب — مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ........12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجیے یا دستی دیجیے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

یہ کلمہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ بخاری:6021 مسلم:7037

جس نے یہ کلمہ کہا اس کے لئے ننانوے بیماریوں کا علاج ہو گیا ان میں سے کم سے کم درجہ بیماری "غم" ہے۔ مستدرکِ حاکم: 1990

صلوٰۃ التسبیح پڑھیے

اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب گناہ معاف

ہر رکعت میں 75 بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس طرح پڑھیے کہ ہر قیام میں سورۃ کے بعد پندرہ بار باقی ہر رکن میں تسبیحات کے بعد دس دس بار دونوں التحیات میں التحیات سے پہلے دس دس بار پڑھیے۔

[نسائی، ابوداؤد]

آپ اپنے رسالہ "ماہ نامہ علم وعمل، لاہور"

جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجیے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرا دیجیے۔

خط و کتابت کا پتہ

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور — پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270

0302-4143044 0331-4546365

Email:aibneumar@yahoo.com

www.ibin-e-umar.edu.pk

اس نمبر پر دینی مسائل پوچھے جا سکتے ہیں صبح دس تا رات دس (جب نمبر کھلا ہو)

0321-8885370

کرامت کی پہچان

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ البقرۃ: 102

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ
اور نہیں کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے	اور لیکن جنات اور شیطانوں نے	کفر اختیار کیا	تعلیم دیتے تھے

النَّاسَ	السِّحْرَ
لوگوں کو	جادو کی۔

ربط: پیچھے ذکر کیا تھا کہ یہود کے مذہبی راہ نما اور عیسائی پادری جنات اور شیاطین کی تابع داری میں ''جادو'' کرتے تھے اور عوام کو بتاتے تھے یہ اُن کی ''کرامت'' ہے اور اپنے اس جادو کی کڑی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ملاتے تھے، اللہ پاک نے ان کی تردید فرمائی... اب بیان کرتے ہیں کہ کسی کے ہاتھ سے عجیب چیز کا صادر ہونا اُس کے ''ولی'' ہونے کی دلیل نہیں۔

کرامت کی پہچان: یہ بات یادرکھئے! کہ جس شخص کے ہاتھ پر کوئی عجیب چیز صادر ہو اُس کو دیکھ کر یہ فیصلہ نہیں کر لینا چاہئے کہ یہ ''ولی'' ہے۔ اگر یہ قاعدہ صحیح ہو تو پھر دجّال (جو قربِ قیامت میں ظاہر ہوگا) رئیس الاولیاء ہوگا۔ وہ حکم دے گا بادل اکٹھے ہوں گے برسنا شروع ہوجائیں گے، پاؤں زمین پر مارے گا سونا اور چاندی نکل آئیں گے، چیزوں کو اشارہ کرے گا ساری چیزیں اس کے پیچھے چل پڑیں گی۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ عجیب وغریب چیز کا ظاہر ہونا ''ولایت'' کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ دیکھیں کہ وہ مؤمن ہے یا نہیں؟ اور مؤمن ہونے کے بعد شریعت کا پابند ہے یا نہیں؟ اگر مؤمن ہے اور شریعت کا پابند ہے اور اس کے ہاتھ پر کوئی چیز صادر ہوئی تو وہ ''کرامت'' ہوگی۔

جادو اور تعویذات کا حکم: ''یہودیوں کے روحانی پیشوا اور عیسائیوں کے پادری کرتے تو ''جادو'' تھے اور کہتے تھے کہ ہماری ''کرامت ہے''۔ جادو کرنا اور کرانا قطعاً جائز نہیں ہے البتہ جائز طریقہ سے دَم اور تعویذات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر اس کا دھندہ (پیشہ) بنانا درست نہیں ہے۔ دَم اور تعویذ ہم بھی کرتے ہیں، مریض آتے ہیں تعویذ لیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ آپ اس کی کیا فیس لیتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی سے کچھ مانگا ہی نہیں، وہ بڑے حیران ہوتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب نے تو ہم سے پانچ سو مانگا ہے،

بقیہ صفحہ 23 پر

جب بھی گفتگو کریں سوچ سمجھ کر کریں۔ (یکے از بزرگان)

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ہدیہ واپس کرنے کی مختلف صورتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

بعض عُذر ایسے بھی ہیں جن کی وجہ سے ہدیہ واپس کر دینا اور قبول نہ کرنا جائز ہے

(1) مقروض قرضہ ادا کرنے سے پہلے قرض خواہ کو ہدیہ دینا چاہے تو اس ہدیہ کو واپس کر دینا جائز ہے، کیوں کہ اس ہدیہ میں سود ہونے کا شُبہ ہے۔ (2) کسی حاکم کو کوئی ہدیہ دے اور اس حاکم سے کوئی کام کرانا بھی مقصود ہو تو حاکم کو چاہئے کہ یہ ہدیہ واپس کر دے کیوں کہ اس ہدیہ میں رشوت ہونے کا شُبہ ہے اور رشوت لینی جائز نہیں ہے۔ (3) ہدیہ لینے والا احرام میں ہو اور دینے والا زندہ جانور کا ہدیہ دے اور وہ جانور شکاری ہو جس کو مُحرِم شکار نہیں کر سکتا تو یہ ہدیہ مُحرِم واپس کر دے کیوں کہ اس ہدیہ کا قبول کرنا ایسا ہے کہ مُحرِم نے شکار کر لیا اس لئے واپس کر دینا ضروری ہے۔ (4) ہدیہ دینے والا رشوت کھاتا ہو اور ہدیہ لینے والے کو پتہ چل جائے کہ مجھے رشوت کے مال میں سے ہدیہ دے رہا ہے تو اس صورت میں بھی ہدیہ قبول نہ کرے ورنہ یہ ہدیہ لینے والا رشوت کھانے والوں میں داخل ہو جائے گا اور بہت گناہ گار بن جائے گا۔ (5) ہدیہ دینے والے کی کمائی حرام کی ہے مثلاً وہ چوری کرتا ہے یا ڈاکہ ڈالتا ہے اور یہ ہدیہ لینے والا جانتا ہے کہ جس مال میں سے یہ مجھے ہدیہ دے رہا ہے یہ مال... حرام کا مال ہے تو وہ ہدیہ لینے سے عُذر کر دے اور قبول نہ کرے ورنہ یہ بھی چور یا ڈاکو بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سب صورتوں کے سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دیں۔ آمین

ضروری اعلان

میں نے چند سال قبل کسی کسی مدرسہ والوں کے کہنے پر اُن کے مدرسہ کی سرپرستی قبول کی تھی، چوں کہ میں اِن مدرسوں میں آ جا نہیں سکا اور بعض مدارس والے بڑھ چڑھ کر میرا نام لکھ دیتے ہیں حالاں کہ میرا عمل دخل بالکل نہیں ہے، اس لئے بہت سوچنے کے بعد میں "ضروری اعلان" کے عنوان سے ماہنامہ علم و عمل، لاہور کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ "جامعہ عبداللہ بن عمر سوّا گوّمتّہ نزد کاہنہ نو لاہور" کے علاوہ باقی اداروں و مدرسوں کی سرپرستی سے معذرت چاہتا ہوں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ تمام دینی اداروں، مدارس و مساجد و خانقاہوں کی حفاظت فرمائیں اور ترقیات سے نوازیں۔ آمین

محمد سرور عفی عنہ
۱۴ رجب ۱۴۳۲ھ
17-06-11

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

"گناہ" سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور "نیکی" سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ (یکے از بزرگان)

اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے

مرتب
مولانا عبدالرحمٰن
بن
حضرت صوفی صاحب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "نیک کام کرنے میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (اور ان فتنوں کا یہ اثر ہوگا) کہ صبح کو ایمان کی حالت میں اُٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کو کفر کی حالت میں اُٹھے گا نیز اپنے دین اور مذہب کو دُنیا کے تھوڑے سے نفع کے عوض میں بیچ ڈالے گا۔ [مسلم:118]

مطلب یہ ھے کہ آنے والے فتنوں کے بارے میں کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ کب اور کیوں نمودار ہوں گے اور ان سے چھٹکارے کی کیا راہ ہوگی؟ لہٰذا اِن آنے والے فتنوں سے پہلے ہی نیک کام کر کے خود کو مضبوط بنا لیجئے اور آنے والے وقت کا انتظار نہ کیجئے۔

کفر سے کیا مراد ہے؟

1. ممکن ہے کہ اصلِ کفر مراد ہو یعنی وہ شخص واقعتاً کافر ہو جائے گا۔
2. کفرانِ نعمت (یعنی ناشکری) کرنے والا ہو جائے گا۔
3. وہ کافروں کی مشابہت اختیار کرے گا۔
4. وہ ایسے کام کرے گا جو کافر ہی کرتے ہیں۔
5. امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمام فتنوں سے بڑھ کر فتنہ ہوگا کہ ایک دن میں انسان میں ایسی تبدیلی آجائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہوں گے، اُن فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سعی کرنے والے سے (کسی سواری کے ذریعہ سے یا پیادہ دوڑنے والے سے یا جلدی چلنے والے سے) بہتر ہوگا۔

اور جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا، پس وہ شخص ان فتنوں سے کوئی نجات کی جگہ نہ پائے گا جس کے دامن میں وہ فتنوں سے پناہ لے سکتا ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ اس کے ذریعے پناہ حاصل کرلے۔ [بخاری: 6670، مسلم:2886]

یہ دور فتنوں کا دور ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فتنے کے اس دور میں ہمیں اپنی حفاظت وامان میں رکھے اور ہر قسم کے ظاہری وباطنی فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بداعمالیوں کی مختلف سزائیں

پانچویں و آخری قسط

مولانا مجیب الرحمٰن صاحب مدظلہ
ڈیرہ اسماعیل خان

نیکی کا حکم کرو اور بُرائیوں کو روکو اور خود بھی رُکو:

خود بھی نیکی پر آیئے گناہوں سے اپنے کو بچایئے اور دوسروں کو بھی نیکی پر لایئے اور گناہوں سے روکیے ورنہ (1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''لوگ جب ظلم کرنے والے شخص کو ظلم کرتا دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں اور بُرائی کو دیکھیں اور اُسے ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر عذابِ عام بھیجے گا''۔ [مسند ابی یعلیٰ: 132]

(2) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس قوم میں گناہ کے کام ہو رہے ہوں اور وہ (نہ کرنے والے) لوگ (کرنے والوں سے) زیادہ ہوں اور غالب ہوں مگر گناہ سے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سزائے عام بھیجے گا''۔ [طبرانی: 2379]

(3) حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو قوم نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا چھوڑ دے گی نہ ان کے اعمال اُوپر کو جائیں گے (یعنی قبول نہ ہوں گے) نہ ان کی دُعائیں قبول ہوں گی''۔ [الامر بالمعروف لابنِ ابی الدنیا: 67]

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کوئی گناہ دیکھا اور (آخری درجہ یہ ہے کہ) اس کو ناپسند کیا وہ گویا گناہ میں شریک نہیں ہوا اور جو غائب تھا (گناہ کی جگہ نہ تھا) مگر گناہ ہونا معلوم ہوا تو اس کو پسند کیا وہ گویا گناہ میں حاضر ہوا''۔ (حوالہ بالا: 119)

(5) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب گناہ چھپ کر ہو تو اس کا نقصان صرف کرنے والے کو ہوتا ہے اور جب گناہ ظاہر کر کے ہو اور اس کو روکا نہ جائے تو سب کو نقصان پہنچتا ہے''۔ [طبرانی فی الاوسط: 4770]

(6) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''حجّاج بن یوسف (جیسا ظالم بادشاہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی سزا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی سزا کا مقابلہ تلوار سے نہ کرو توبہ، آہ وزاری اور اظہارِ عاجزی سے کرو، توبہ کرلو تمہاری کفایت کی جائے گی (اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جائے گا)''۔ (العقوبات لابنِ ابی الدُّنیا: 52)

(7) حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھائی نے ان کو خط لکھا جس میں حکمرانوں کی شکایت کی تو محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لکھا کہ ''جو شخص گناہ کر چکا ہے اس کو مناسب نہیں کہ سزا آنے کو بُرا مانے، تمہارا جو حال ہے یہ گناہوں کی نحوست سے ہوا ہے''۔ (حوالہ بالا: 69)

اے اللہ تعالیٰ! ہمارے حال پر رحم فرما اور ہم سب کو توبہ کی توفیق نصیب فرما۔ آمین

حالاتِ حاضرہ کی ابتری اور شریعت کی رہبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
بمقام
جامعہ عبداللہ بن عمر
لاہور

نماز میں کوتاہی ہو جائے تو توبہ کر لیجئے

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ " اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اُس نے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمادی۔ ہاں! اس میں جو غلطیاں ہوئیں اُن سے توبہ واستغفار کرلو، لیکن اس کی ناقدری نہ کرو"۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنّت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے تھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ [سنن ترمذی: 300]

اب دیکھئے! پڑھی تو نماز ہے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا لیکن سنّت یہ قرار دی کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کا جو حق ہے وہ تو ہم ادا کر ہی نہیں سکتے لیکن اس کے آخر میں استغفار کرو کہ "یا اللہ! میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا لیکن نہ جانے کیا کیا خیالات آئے مجھے اپنی رحمت سے معاف کردیجئے"۔

اپنے اعمال کی فکر کیجئے

حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کی یہ حالت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت حُذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھ رہے ہیں کہ اے حُذیفہ! آپ کو نبی کریم ﷺ نے منافقین کی جو فہرست دی اس میں کہیں میرا نام تو نہیں؟ (سیر اعلام النبلاء 364/2)

دوسروں کی طرف نظر نہ رکھو اپنے اعمال کی فکر کرو۔ کیوں کہ دوسروں کی باتیں کرنا بعض اوقات "جھوٹ"، بعض اوقات "غیبت" بن جاتی ہے، اور کم از کم اتنا تو ہوتا ہی ہے کہ اس سے معاشرہ میں مایوسی پھیلتی ہے۔

جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ توفیق دے دی کہ میں اپنا جائزہ لوں اور اپنا جائزہ لے کر اپنی فکر، اپنے اَخلاق کی فکر کروں تو اُس وقت لوگوں کے عیوب نظر نہیں آئیں گے۔

بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے ؎

تھے جو اپنی بُرائی سے بے خبر
رہے اوروں کے ڈھونڈتے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائی پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

ترقّی کی فکر کا راستہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ صدقِ دل سے تھوڑا سا وقت نکال کر صبح سے لے کر شام تک کی اپنی زندگی کا جائزہ لو۔

بہرحال آج ہمارا سب سے واضح عمل جو ہدایت کی روشنی میں نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بُرائیوں کا جائزہ لے کر اُن کی اِصلاح کی فکر عطا فرمادیں۔ آمین

اصل و نقل کا فرق

مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ۝ وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ۝ ﴿الاعلیٰ: 16-17﴾

''بلکہ تم لوگ دُنیا والی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہت بہتر ہے اور بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے''۔

دُنیا کو ترجیح دینے کی مختلف صورتیں 1 بہت سے لوگ اسلام کو برحق جانتے ہیں مگر دُنیا کے عہدے اور مال وجائیداد کی محبت اُن کو کفر و شرک کے اندھیروں سے ایمان کی روشنی کی طرف نکلنے نہیں دیتے۔ 2 بہت سے لوگ مسلمان ہونے کے دعوے دار ہوتے ہیں مگر وہ دُنیا داری، دوکان داری اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے فرائض وواجبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں جب کہ ایک مسلمان کو سُنن و مستحبات تک کا اہتمام کرنا چاہیے کیوں کہ جس طرح آخرت میں فرائض وواجبات بجالانے پر بُلند درجات اور ثواب ملے گا اسی طرح سُنن ومستحبات کی ادائیگی پر بھی ثواب ملے گا، بلکہ فرائض وواجبات کی کوتاہی کو سُنن ونوافل سے ہی پورا کیا جائے گا۔ 3 بہت سے لوگ دُنیا کے حقیر نفع کی خاطر حلال وحرام کی پروا کیے بغیر، فانی وباقی کا خیال رکھے بغیر آخرت کے نفع اور عمل کو چھوڑ دیتے ہیں حالاں کہ آخرت بہتر بھی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی بھی ہے۔ بقول مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

مقدّم آج کل دارِ بقا پر دارِ فانی ہے
عجب اُلٹ زمانہ ہے نظامِ دوجہاں بدلا

آخرت بہتر و باقی ہے تمام دُنیا اور اس کی دولتیں اور خزانے آخرت کے ایک چھوٹے سے عمل کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

حدیث پاک میں ہے: لَغُدۡوَۃٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوۡرَوۡحَۃٌ خَیۡرٌ مِّنَ الدُّنۡیَا وَمَافِیۡھَا۔ ''البتہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح کو یا ایک شام کو چلے جانا ساری دُنیا اور جو کچھ اس میں (مال ودولت) ہے اس سے بہتر ہے''۔ [بخاری: 2639، مسلم: 4981]

فجر کی دوسنّتوں کے بارے میں بھی اسی طرح ارشاد فرمایا: رَکۡعَتَا الۡفَجۡرِ خَیۡرٌ مِّنَ الدُّنۡیَا وَمَافِیۡھَا۔ ''فجر کی دوسنّتیں دُنیا اور اس کی تمام دولتوں سے بہتر ہیں''۔ [مسلم: 1721]

فائدہ: یاد رکھیے! کہ دُنیا میں رہنا، حلال کمانا، حلال کھانا، حلال پہننا اور حلال مال سے بیوی بچّوں کی پرورش کرنا یہ دُنیا داری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اِن سب میں بھی اجر وثواب ہے۔ دُنیاداری تو یہ ھے کہ آخرت سے غافل ہوجائے، وہاں کام آنے والے اعمال کی طرف...

بقیہ صفحہ 11 پر

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

توبہ کی ضرورت و برکت

مجالس اصلاحی

اخذ و ترتیب
مولانا زین العابدین صاحب
لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ ﴿الفرقان: 70﴾

ترجمہ ''سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے سو یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا''۔

برائیوں کو نیکیوں سے بدلنا ...علماء نے اس کے مختلف معنیٰ اور مطلب بیان کئے ہیں:۔

پہلا معنیٰ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے یہ معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ ''جو عبادتیں گناہ کہلانے کے قابل ہیں توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُن کو عبادت میں داخل کر لیتے ہیں۔

دوسرا معنیٰ: قیامت میں اللہ تعالیٰ نیک مومن کو قریب بُلائیں گے اور فرمائیں گے کہ یہ گناہ کیا تھا؟ یہ گناہ کیا تھا؟ وہ کہے گا ''جی ہاں! کیا تھا''۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''چلو ہم نے گناہوں کے بدلہ نیکیاں لکھ دیں۔'' [مسلم: 190]

تو مطلب یہ ھوا کہ توبہ ایسی چیز ہے کہ گناہوں کو نیکی بنا دیتی ہے۔

تیسرا معنیٰ: اللہ تعالیٰ توبہ کی برکت سے مَلَکۂ سیئات کو مَلَکۂ حسنات سے بدل دیں گے۔ (روح المعانی 145/14)

''ملکہ'' کہتے ہیں ''پختہ عادت'' کو۔

یعنی پہلے خواہش تھی کہ یہ گناہ بھی کر لوں، یہ گناہ بھی کر لوں۔ یعنی گناہوں کا ملکہ تھا لیکن اب یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ یہ نیکی بھی کر لوں اور یہ نیکی بھی کر لوں۔ توبہ ایسی اعلیٰ چیز ہے کہ اِس کی برکت سے گناہوں کی عادت نیکی کی عادت سے بدل جاتی ہے۔

توبہ کی ابتداء جب شیطان نے تکبّر کر کے گناہ کا دروازہ کھولا، تو حضرت آدم علیہ السلام سے غلطی کروا کے توبہ کا دروازہ کھول دیا گیا تاکہ قیامت تک پوری اولادِ آدم گھبرائے نہیں، گناہ ہوگا تو توبہ کر لیں گے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ...

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

''کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو''۔ [ابنِ ماجہ: 4250]

آدمی جس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اُس کا وہ گناہ اُس کے نامۂ اعمال سے حتیٰ کہ فرشتوں کے

ذہنوں سے بھی مٹادیا جاتا ہے۔

(احادیث مختارۃ من الصحیحین 79/1)

نبی کریم ﷺ کثرت سے توبہ کیا کرتے تھے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ ”نبی کریم ﷺ ایک دن میں ستّر بار سے زائد توبہ کرتے تھے“۔

[بخاری: 5948]

حالاں کہ آپ ﷺ تو نبی تھے اور انبیاء علیہم السلام تو گناہوں سے پاک ہوتے ہیں وہ تو گناہ کرتے ہی نہیں لیکن آپ ﷺ خلافِ اَولیٰ کام ہوجانے پر توبہ فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دیکھتے ہوئے آپ ﷺ کو اپنی نیکیاں بھی گناہ نظر آتی تھیں۔

یعنی کہ یہ کم درجہ کی کیوں ہے؟ اس سے توبہ کرتے تھے۔

تو نبی پاک ﷺ کے توبہ کرنے کی یہ وجہ تھی کیوں کہ نبی سے حقیقی گناہ نہیں ہوتا۔ تو توبہ یہ اتنی بڑی چیز ہے کہ اِس کی برکت سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس توبہ ہی کی برکت سے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین

؎ اس دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اِک بار خطا ہو جاتی ہے سو بار ندامت ہوتی ہے

غیبت ناپاک ہے

غیبت ناپاک ہے: حضرت حکیم الاُمّت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب غیبت سُننے سے منع کیا جاتا ہے تو بعض لوگ یہ عُذر پیش کرتے ہیں کہ صاحب! اگر ہم کسی کی بات نہ سُنیں تو اپنے دل میں وہ بُرا مانے گا لیکن اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اوپر سے کسی پر پیشاب کردے اور وہ اس خیال سے کہ اگر ہٹوں گا تو یہ بُرا مانیں گے اور اپنے اوپر پیشاب کرواتا رہے، لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اس طرح کوئی اپنے اوپر پیشاب کرانے سے کبھی راضی نہ ہوگا پھر غیبت تو اس سے بھی زیادہ ناپاک و نجس ہے۔ پیشاب سے اگر کپڑا ناپاک ہوتا ہے تو غیبت سے دل ناپاک و نجس ہوجاتا ہے۔ (جزاوسزا۔ وعظ: اشرف المواعظ ص: 110)

مال کی حفاظت، بیماریوں اور مصائب کا علاج

جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

1 اپنے مالوں کو محفوظ کرلو... زکوٰۃ کے ذریعہ، 2 اپنے بیماروں کا علاج کرو........ صدقہ کے ذریعہ، 3 مصائب کے طوفان کا استقبال کرو... دُعا اور اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑانے کے ذریعہ۔

[بیہقی: 3557]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

از مدیر
ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ...

وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ ''ظاہری اور باطنی تمام گناہ چھوڑ دو''۔ ﴿الانعام:120﴾

آج کل ہم گناہوں کی وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ ہر خواہش پوری کرنے کی فکر میں مست ہیں۔ جائز، ناجائز کی کوئی پروا نہیں۔ گناہوں کے سمندر میں ڈوبتے جارہے ہیں اور اندھیری گہری کھائی میں گرتے جارہے ہیں۔

اپنے موجودہ کمزور ترین ایمان کو بھی کفر وظلمت کے دروازوں پر جا کھڑا کر رہے ہیں۔

کچھ تو سوچیے! آخر گناہ کس نے اور کب چھوڑنے ہیں؟ گناہ کا تقاضا ہو اور پھر گناہ سے بچیں تو کمال ہے، عزّت ہے، آخرت ہے، نیکی ہے، تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

اگر گناہ کا تقاضا ہی نہ ہو جیسا کہ فرشتے کہ انہیں گناہ کا تقاضا ہی نہیں ہوتا اسی لئے انہیں نیکی کرنے کا ثواب بھی نہیں ملتا۔ انسان اور جنّ ہی مکلّف ہیں یعنی ہم نے اور جنّات نے ہی گناہوں سے بچنا ہے، ہمارے اندر گناہوں کے تقاضے رکھے ہیں ہم بچیں گے تو امتحان میں کامیاب ہوسکیں گے ورنہ ذلّت ہی ذلّت، شرمندگی ہی شرمندگی، عذاب ہی عذاب، تکلیف ہی تکلیف ہے۔

گناہ کی حقیقت گناہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت کا نام ہے۔ اب ذرا سوچیے کہ اتنی بڑی ذات ہمارے خالق ومالک ورازق ہمیں گناہوں سے روک رہے ہیں اس کے باوجود اُن کے سامنے اُن کی نافرمانی کی جاتی ہے پھر وہ کس قدر تحمّل والے ہیں کہ ہمیں فوراً سزا نہیں دیتے کہ شاید ہم باز آجائیں اور توبہ کرلیں۔ بار بار مہلت دے رہے ہیں، مگر افسوس! ہم اچھے خاصے پڑھے لکھے، سمجھ دار ہو کر بھی اس مہلت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور گناہوں میں ڈوبے جاتے ہیں۔

الٰہی! مدد کر مدد کی گھڑی ہے
گناہوں کے دریا میں کشتی پھنسی ہے
میرے تن پہ غفلت کی چادر پڑی ہے
نحوست گناہوں کی چھائی ہوئی ہے

گناہ گار کی حالت انسان ایک تو گناہ کرے، پھر اس میں حقوق اللہ وحقوق العباد میں کوتاہی کرے، پھر جیسے بن پڑے اعلانیہ (سب کے سامنے) یا خُفیہ (چھُپ کر) گناہ کرے، پھر یہ بھی نہ دیکھے کہ گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ، پھر بار بار کرے۔ **تو بتلایئے!** کہ کس قدر اندھیرے گڑھے میں گند اکٹھا کر رہا ہے، کس قدر اپنے

دورانِ گناہ کوئی دیکھ لے تو رنگ زرد کیوں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً دیکھ رہے ہیں اس سے زرد کیوں نہیں ہوتا۔ (ادارہ)

آپ کو پیچھے دھکیل رہا ہے۔

قربان جائیے مولائے کریم پر کہ پھر بھی بندہ سچّے دل سے معافی مانگ لے تو فوراً معاف فرمادیتے ہیں اور اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

ہمیں اپنی (گناہ گاری کی) حالت پر افسوس کرنا چاہئے اور (گناہ کر کے) اللہ تعالیٰ کی نمک حرامی نہ کرنا چاہئے۔ اگر نیکی زیادہ نہیں کرسکتے تو کم از کم گناہ بھی تو نہ کیجئے۔

دو گناہ گاروں میں فرق ایک انسان گناہ کرتا ہے مگر اس گناہ کو گناہ سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے یہ شخص نیک آدمی سے تو بُرا ہے مگر اُس دوسرے گناہ گار سے بہت اچھا ہے جو گناہ کرتا ہے اور گناہ کو جائز سمجھ رہا ہے۔

یاد رکھئے! کہ کسی گناہ کو جائز سمجھنا کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص:70) اور گناہ کو گناہ سمجھ کر کر لینا کفر تو نہیں البتہ ایمان کے اندر کمزوری کی دلیل ہے اور بڑی غلطی ہے۔

ایک جیسے دو شخص ہیں اور گناہ بھی ایک جیسا کرر ہے ہیں مگر ایک دوسرے سے بہتر ہے اس حوالہ سے کہ اس کا ایمان تو ہے اور جو گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہا وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

خُلاصہ یہ نکلا کہ:

1 قصداً گناہ نہ کرنا چاہئے، اگر نادانستہ یا شہوت کے غلبہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہئے 2 کھلے عام گناہ بالکل نہ کرنے چاہئیں۔ 3 چھپ کر گناہ کی عادت نہ ڈالنی چاہئے۔ 4 کسی گناہ کو دوبارہ یا بار بار نہ کرنا چاہئے۔ 5 کسی گناہ گار کو گناہ کی وجہ سے کبھی حقیر نہ سمجھنا چاہئے، ہو سکتا ہے اس کو توبہ کی توفیق مل جائے۔ 6 کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھیں تو طریقہ سے روک دینا مناسب ہے۔ 7 کوئی فرض یا واجب چھوڑ رہا ہے تو اسے بھی سمجھا دینا بہت اہم دینی کام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچ کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرماویں آمِین ثُمَّ آمِین

یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بقیہ ...... اصل و نقل کا فرق

دھیان اور توجّہ ہی نہ دے اور دُنیا ہی کو اپنا مقصدِ حیات بنالے، اُسی کے لئے مرے، اُسی کے لئے جئے، گناہوں میں لت پت ہو کر زندگی بسر کرے۔ اللہ ربّ العزّت فرماتے ہیں: "بلکہ تم دُنیا سے محبّت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو"۔ (القیامۃ: 20-21)

بس ہمیں چاہئے کہ ہم دُنیا کے لئے اُتنا کریں جتنا اس میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اُتنا کریں جتنا آخرت میں رہنا ہے۔

ہمیں تو رات دن اے، ہم سفر چلنے سے مطلب ہے
سفر محدود ہو جن کا انہیں ہو فکر منزل کی

اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کے لئے خوب خوب نیکیاں جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دُعا سے بڑھ کر مکرم و محترم نہیں۔ [ترمذی]

اچھے اور بُرے کام کی پہچان

از افادات: حضرت مولٰنا عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

اَلْحَسَنُ مَاحَسُنَہُ الشَّرْعُ وَالْقَبِیْحُ مَاقَبُحَہُ الشَّرْعُ۔ (الانصاف للباقلانی 15/1)

شریعت کے قواعد میں سے ہے کہ نیک کام اور اچھا کام وہی ہے جس کے متعلق شارع یعنی ربّ تعالیٰ نے فرمادیا ہو کہ ''کرو'' اور بُرا کام وہ ہے جس کے متعلق فرمادیا کہ ''نہ کرو''۔ کہے بغیر نہ کوئی عمل نیک ہے نہ بد (بُرا)۔ عقل کو یہاں کچھ دخل نہیں کہ وہ فیصلہ کرسکے کہ یہ نیک ہے یا بد (بُرا)۔

فرض کیجئے ایک کام کی لوگ تعریف کرتے ہیں اوراس کو کمال سمجھتے ہیں لیکن شریعت میں وہ ممنوع ہے تو یہ آخرت میں ''عذاب'' کا باعث ہے، اور ایک کام مخلوق کی نظر میں ناپسندیدہ ہے لیکن شارع یعنی حق تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے تو وہ باعثِ ''ثواب'' ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے عَسیٰ اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ الآیۃ ﴿البقرۃ:216﴾

''اور بعید نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند جانو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور بعید نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر نہ ہو''۔

آخر عقل کیسے جان لے گی کہ رمضان کی اُنتیس یا تیس کو کھانے والا نافرمان ہے اور اس سے اگلے دن جو عید کا دن ہے نہ کھانے والا مجرم ہے معلوم ہوا کہ فیصلہ صرف شریعت کا معتبر ہے اور اس کے علاوہ کوئی چیز لائقِ اعتبار نہیں، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَلِّمْ لِسَلْمٰی وَسِرْ حَیْثُ سَارَتْ
وَاتَّبِعْ رِیَاحَ الْقَضَاءِ وَدُرْ حَیْثُ دَارَتْ

(ایقاظ الھمم شرح متن الحکم 12/1)

''اپنے آپ کو محبوب کے سپرد کردو اور وہ جہاں لے جائے اُدھر تم جاؤ اور قضاء کی ہواؤں کے پیچھے رہو اور جہاں اس کی گردش ہو وہاں تم گھومتے رہو''۔

مرسلہ: اہلیہ مفتی عبیداللہ زاہد، سرگودھا

یہ مدارسِ عربیّہ

اگر عقل (صحیح استعمال) ہوتی، سمجھ ہوتی اور انصاف ہوتا تو اہلِ حکومت اِن مدرسوں کو سینے سے لگاتے، اِن کی تحریروں کو چومتے اور آنکھوں سے لگاتے۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ذہنی افلاس (کمزوری)، ہوائے زر پرستی (دولت کی حرص) اور غلط سیاست کا نتیجہ ہے کہ مدرسے آنکھوں میں کھٹکنے لگے ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارے یہاں کے حکمران، سیاسی لیڈر، فلسفی اور مصنّفین! اگر یہ مدرسے نہ رہے، انسانیت کو کوئی تعلیم دینے والا نہ رہا تو یہ ملک بچنے والا نہیں۔ جو اس طرح کے ملک تھے اُن کا صرف تاریخ میں نام رہ گیا ہے ورنہ وہ سمندروں میں ڈوب گئے یا زلزلوں کا شکار ہوگئے۔

مولٰنا ابو الحسن ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطاب سے انتخاب

آج اُمّت کی سب سے بڑی ضرورت

حضرت مولانا محمد یوسف لُدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

اَمن واَمان کے عام حالات میں ایک سپاہی کو مقررہ وظیفہ دیا جاتا ہے، مگر جب چاروں طرف بغاوت اورشورش کے شعلے بھڑک اُٹھیں اور حکومتِ وقت سے سرکشی وسرتابی کی فضا عام ہوجائے، اس زمانہ میں کسی سپاہی کی جانب سے وفاداری کا مظاہرہ بڑی قیمت رکھتا ہے اوراس کا باغی فوج کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوجانا قدرومنزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ اسے خلعتِ شاہی (شاہی مقام ومرتبہ) اور گراں قدر (قیمتی) اِنعامات سے نوازا جاتا ہے اوراس کے منصب میں ترقّی دی جاتی ہے اوراسے بیش بہا (قیمتی) عطیات کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔

آج جب کہ بگڑی ہوئی انسانیت میں اپنے خالق سے بغاوت کی فضا عام ہے، اَحکامِ الٰہیہ کو توڑا جارہا ہے، مادیّت کا فتنہ اَطرافِ عالَم کو محیط (گھیرے میں لئے ہوئے) ہے، ایسے حالات میں جولوگ اپنے کریم آقا سے وفاداری واطاعتِ شعاری کا ثبوت پیش کریں گے انہیں بیش بہا انعامات کی دولت سے نوازا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: [مسلم:2948]

اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ۔

"فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص ہجرت کرکے میرے پاس آئے"۔ ایک اورحدیث میں آتا ہے کہ "اس اُمّت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اُمّت کے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) جیسا اجر وانعام عطا کیا جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم کریں گے، اس کی نافرمانی سے منع کریں گے، اوراُن لوگوں سے جوفتنہ میں مبتلا ہیں مقابلہ کریں گے"۔ [دلائل النبوۃ للبیہقی:2874]

اس پُرفتن زمانہ میں جن سعادت مندوں کو اپنے ایمان کی فکراوراطاعتِ خداوندی کی لگن ہے، اورجو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ اُمّت کو ایمان اور عمل کی لائن پرڈالنے کی محنت میں کوشاں ہیں، وہ بہت ہی مبارک باد کے مستحق ہیں، انہیں فتنوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے کہ یہ اُن کے لئے نہایت اعلیٰ درجات وترقّیات کا ذریعہ ہیں مگرخود مادّیت کے گرداب سے نکل کر ایمان ویقین کی لائن پر پڑنا اور بندگانِ خدا کو اس کی دعوت دینا بغیراس کے ممکن نہیں کہ وقفہ وقفہ کے بعد کچھ وقت نکال کر اللہ والوں کی پاکیزہ مجلسوں میں حاضری دی جائے، ہرمحلہ کی مسجد کومحلّہ والوں کی دینی ضروریات اور ایمان وعمل کی دعوت کا مرکز بنایا جائے، ہرگھر کو ذکروتلاوت سے معمور کیا جائے اوراس کے لئے اتنی محنت کی جائے کہ ہرمسلمان کا رابطہ مسجد سے اُستوار (قائم) ہوجائے، بس یہ ہے آج اُمّت کی سب سے بڑی ضرورت۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کوعمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثمّ آمین

اور جوتم اپنے لئے اچھائی آگے بھیجتے ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بہتر صلہ پاؤ گے۔ ﴿البقرۃ:273﴾

نیا تعلیمی سال نیا جذبہ

۱۴۳۲-۳۳ھ

2011-12ء

تاریکی یقیناً ہر عقل وشعور والے کے ہاں ایسی چیز ہے جسے پسند نہیں کیا جاتا اور خصوصاً کسی اجنبی منزل پر چلنے والے کے لئے تو تاریکی ایک خوف ناک اژدھا کے مانند ہے جو ہمہ وقت منہ کھولے بیٹھا ہے اور ہڑپ کرنے کے لئے تیار ہے کیوں کہ اجنبی منزل کی طرف گامزن تاریک راہ کا مسافر اس راہ کے نشیب وفراز (اُتار چڑھاؤ) سے ناآشنا ہوتا ہے لہٰذا قدرتِ خداوندی نے اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے چاند اور ستاروں کو راہ نما بنایا جن کی مدد سے مسافر اپنی راہ متعین کرتا کرتا آخرِ کار منزلِ مقصود تک پہنچ ہی جاتا ہے۔

عزیز طلباء! اسی طرح ہم سب بھی پیدائش سے موت تک جہالت کی تاریکی میں گم ہیں اس کے لئے بھی قدرت نے عِلم کی صورت میں روشنی مہیا فرمائی ہے اور ہم اسی روشنی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دفعہ پھر نئے تعلیمی سال ۱۴۳۲-۳۳ھ 2011-12ء میں نئے عزم وارادہ اور نئے حوصلہ کے ساتھ کمر بستہ ہیں لیکن یہ روشنی عمل اور بھرپور اخلاص کے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیوں کہ اصل علم کتابوں کے الفاظ اور نقوش نہیں بلکہ وہ روحانی فیض ہے جس کا ایک ذرّہ بھی اگر کسی کو مل جاتا ہے تو وہ دُنیا کی طرف نظر بھی نہیں کرتا۔ جس کی ادنیٰ مٹھاس بھی شہد سے زیادہ دل ودماغ کو مٹھاس عطا کرتی ہے اور جس کا ذرا سا عکس بھی دل ودماغ کو منوّر کر دیتا ہے چناں چہ زمانۂ قریب میں اکابر علماء دیوبند اسی کا نمونہ ہیں۔

عزیز طلباء! علم کی مٹھاس سے لطف اندوز ہونے کے لئے تیار ہو جائیے اور اپنے دل کے برتن کو اخلاص کے پانی سے خوب صاف ستھرا کر لیجئے تا کہ دُنیا کی شہرت اور دکھلاوے جیسی گندگی اس مٹھاس کا مزہ کرکرہ نہ کر دے۔

دُعا ہے کہ ہر دینی مدرسہ کا طالب علم طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ عارف باللہ بھی بن جائے۔ آمین

مرسلہ: محمد قاسم علی لاہور

رہوں ذکر وطاعت میں ہر دم الٰہی
یہی عمر بھر مشغلہ چاہتا ہوں
نہ دم بھر رہوں یاد سے تیری غافل
یہ توفیق اب اے خدا! چاہتا ہوں

وساوس جو آتے ہیں ان کا ہو غم کیوں
عبث اپنے جی کو جلانا بُرا ہے
خبر تجھ کو اتنی بھی ناداں نہیں ہے
وساوس کا لانا کہ آنا بُرا ہے

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ

جو عالمِ دین تزکیۂ نفس سے محروم ہو وہ اُمّت کے کسی کام کا عالم نہیں۔ (مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ)

مدارسِ دینیہ... دین کے قلعے ہیں

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا ”یورپ کو دیکھنے کے بعد میری رائے بدل گئی ہے، اِن مکتبوں (مدرسوں) کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچّوں کو انہی مکتبوں (مدرسوں) میں پڑھنے دو، اگر یہ مُلّا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا!... جو کچھ ہوگا اسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستان (وپاکستان) کے مسلمان ان مکتوبوں (مدرسوں) سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قُرطبہ کے کھنڈر اور الحمرا اور بابُ الاخوین کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دہلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔ (آئینۂ آئین وقواعد ص:20)

مرسلہ: عبداللہ طارق، لاہور

دوسروں کی تکلیف پر علم کی بندش

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری بڑی گھر والی کہیں جانے لگیں اور مجھے کہہ گئیں کہ گھر میں مرغیاں پالی ہوئی ہیں، آپ اِن کو اپنے وقت پر دانہ پانی ڈال دیجئے گا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات ہی بھول گئی، اب میں تفسیر (بیان القرآن) لکھنے جو بیٹھا تو کوئی مضمون وارد نہیں ہو رہا، بڑی اللہ توبہ کی، بڑی دُعائیں مانگیں مگر طبیعت کھُل ہی نہیں رہی، آمد کا سلسلہ بالکل بند تھا، کافی دیر بعد میں نے سوچا کہ ہو نہ ہو مجھ سے ایسی کوئی کوتاہی اور گناہ ہوا جس کی وجہ سے جو روز مجھ پر علم آتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی معرفت سے آج محروم کر دیا، کہنے لگے میں بیٹھ کر سوچنے لگا تو اچانک مجھے خیال آیا کہ اوہو! میں نے تو مرغیوں کو آج دانہ بھی نہیں ڈالا، فرماتے ہیں میں اُٹھ کر فوراً گھر گیا، مرغیاں بھوکی پیاسی تھیں، میں نے دانہ ڈالا، ان کو پانی دیا، جب مرغیوں نے وہ پانی پیا اور دانہ کھایا، اللہ تعالیٰ نے مضامین پھر وارد کرنے شروع کر دیئے اور پھر میں نے آ کے قرآنِ پاک کی تفسیر لکھی۔

معلوم ہوا کہ اگر جانوروں کو تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کے علم کو روک لیتے ہیں تو دین دار لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

مرسلہ: ثناء اللہ، کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ دین حاصل کرنے کی کیا عجیب فضیلتیں ہیں

از مدیر
ماہ نامہ ''علم وعمل'' لاہور
ateeqlahore@gmail.com

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

علم کی طلب میں نکلنا گناہوں کا کفارہ

عَنْ سَخْبَرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی اَیْ مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَخَطَایَاهُ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو علمِ دین کی طلب میں لگ گیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کا کفّارہ ہو گیا''۔ [ترمذی:2648]

دین کی طلب سے خیر و برکت مل جاتی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ جنّت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور اس کے اس عمل سے خوش ہو کر فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پروں کو رکھ دیتے ہیں (یعنی پرواز روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں) اور عالمِ دین کے لئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق حتّٰی کہ پانی میں مچھلیاں بھی دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی ستاروں پر اور تحقیق علماء... انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام دینار و درہم کا کسی کو وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علمِ دین حاصل کیا اس نے بہت بڑی خیر حاصل کر لی''۔ [ترمذی:2682، ابوداؤد:3643]

علامہ ابنِ عبدالبرّ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے جس میں یہ بات ہے کہ علماء کرام اور (دینی) طالب علم کے لئے ہر تر و خشک چیز دُعائے مغفرت کرتی ہے۔ سمندر کی مچھلیاں، زہریلے جانور، جنگل کے درندے، چوپائے سب بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ (جامع بیان العلم وفضلہ 1/116)

علمِ دین کی طلب سے گناہوں کی بخشش

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ (اَیْ لَبِسَ خُفًّا) وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ حَتّٰی یَخْطُوَ عَتَبَةَ بَابِهٖ۔ [طبرانی فی الاوسط:5722]

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جس بندہ نے علمِ دین کی طلب میں جوتا، موزہ یا کوئی لباس پہنا تو اللہ جلّ شانہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں یہاں تک کہ

دین سے ہمارا کیسا (گھٹیا) لگاؤ ہے کہ ہم علمِ دین سیکھنے کو ترجیح نہیں دیتے۔ (ادارہ)

وہ اپنے گھر کی دہلیز پر پہنچے"۔

عالم باعمل بنئے سب گناہ معاف يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يَامَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّىْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِىْ فِيْكُمْ اِلَّالِمَعْرِفَتِىْ بِكُمْ قُوْمُوْافَاِنِّىْ قَدْغَفَرْتُ لَكُمْ۔

[جامع الاحادیث للسیوطی: 27024 بحوالہ الطبی فی الترغیب عن جابر]

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جلّ شانہ فرمائیں گے اے علماء کی جماعت! میں نے تمہارے سینوں میں علمِ دین صرف اس لئے رکھا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی پہچان کراؤں، اُٹھو! بے شک میں تمہیں معاف کر چکا ہوں"۔

ایک بڑا عالم ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌاَشَدُّعَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ" ایک فقیہ (بڑا عالم) شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہوتا ہے"۔[ترمذی:2681]

وجہ یہ ھے کہ بڑا عالم شیطان کے گمراہ کرنے کے گُروں سے واقف ہوتا ہے۔

اب اندازہ کیجئے کہ ایک ہزار عبادت گزار ایک طرف یعنی شیطان کے لئے اِن کو پھسلانا آسان ہے ایک عالم کے مقابلہ میں۔ غور کیجئے کہ جو عبادت گزار ہی نہیں بلکہ ہمارے جیسا عامی گناہ گار ہے تو اس کا کیا بنے گا؟ شیطان اسے کس قدر جلدی اور آسانی سے پھسلاتا رہے گا۔ اِس سے معلوم ھوا کہ ہمیں عبادت گزار اور عالم باعمل بننا چاہئے تا کہ شیطان کے جال میں جلدی نہ پھنس سکیں۔ عقل والے انسان کے لئے دینی علوم حاصل کرنے کی اتنی ہی اہمیت کافی ہے۔

علماء ہدایت کے ستارے ہیں اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَآءِ فِى الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ مُهْتَدىٰ بِمَا يُهْتَدىٰ بِهَافِىْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّوَالْبَحْرِ فَاِذَاانْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَكَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ۔ [مسند احمد: 12600]

"زمین میں علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ نمائی لی جاتی ہے پس جب ستارے بے نور ہو جائیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ راہ نمائی پانے والے راہ سے بھٹک جائیں گے"۔ اس لئے علماء کے وجود کو غنیمت سمجھ کر اُن سے خوب علمی فیض حاصل کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وحدیث کے علوم سیکھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماویں آمین

ثُمَّ اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

عِیدَین کے مستحبّات اور چند ضروری مسائل

(1) غسل کرنا (2) مسواک کرنا (3) اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہننا (4) خوشبو لگانا (5) عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا (6) عیدگاہ پیدل جانا (7) ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (8) عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا، گھر میں آکر پڑھے تو کوئی حرج نہیں (9) نمازِ عیدالفطر سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا (10) اگر صدقۂ فطر واجب ہو تو اس کو نماز سے پہلے ادا کرنا۔ عیدالفطر کی نماز کو جاتے ہوئے راستہ میں آہستہ آہستہ کہیں

مولانا مفتی
محمد عاشق الٰہی
مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

چند ضروری مسئلے

(1) بہت سے لوگ عیدین کی نماز کے بعد خطبہ نہیں سُنتے، خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں، یہ خلافِ سنّت ہے اور ترکِ واجب ہے۔ (2) اکثر لوگ نمازِ عید کے فوراً بعد گلے ملتے ہیں اور اس کو نمازِ عید کے لوازمات میں سے سمجھتے ہیں حالاں کہ یہ بدعت ہے اور اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ (فقہی مسائل 65/2) (3) اسی طرح عید کے روز اپنے گلے شکوے دور کر کے ایک دوسرے سے اپنے خوش حال تعلقات قائم کرنے چاہئے کیوں کہ اس خوشی کے موقعہ پر ناراضگی اچھی بات نہیں نیز قطع تعلقی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں جب کہ صلۂ رحمی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور رزق اور عمر میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (تحفۃ المسلمین:202)

زکوٰۃ کی اہمیت

"زکوٰۃ" اسلام کا تیسرا اہم رُکن ہے۔ شریعتِ اِسلامیہ میں زکوٰۃ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قرآن پاک میں 32 جگہ نماز کو زکوٰۃ کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے، نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے جہاں فقراء اور مساکین کی حاجت پوری کرنے کا انتظام ہوتا ہے وہاں نفس کی ایک بُری صفت بُخل اور کنجوسی سے پاکی بھی حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، مال میل کُچیل سے پاک صاف ہوتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

جب کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو اس کو بڑا عذاب ہوگا۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ قحط سالی کا شکار ہوتے ہیں، اُن سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ حیثیت (جس پر زکوٰۃ فرض ہو) کو زکوٰۃ اپنے وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دل داری نہ کہ دل آزاری

مزاح میں اعتدال کی ضرورت

مرسلہ
قاری عبداللہ رضا
لاہور

قرآن وسنّت میں مزاح اور دل لگی کے اُصول پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو ظرافت ایک مطلوب صفت اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنّت ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی ظرافت کے بے شمار واقعات مذکور ہیں۔

البتہ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ مذہب اسلام افراط وتفریط سے پاک ایک معتدل راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اُمّتِ مسلمہ کو اعتدال والی اُمّت قرار دیا ہے۔﴿البقرۃ:143﴾

یہ اسلام کی تعلیمات میں سے نہیں کہ طبیعت میں خشکی اور روکھا پن ہو بلکہ ہنسنا مسکرانا اور خوش دلی سے پیش آنا اسلامی تعلیمات میں مطلوب ہے۔ جب بھی انسان اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو مسکرا کر ملے، اس سے محبّت بڑھتی ہے، تعلقات اچھے رہتے ہیں اور کبھی جھگڑا نہیں ہوتا۔ مگر یہ مزاح اعتدال کے ساتھ ہو۔

ہر وقت قہقہے لگانا، ہنسی مذاق، خوش گپیوں میں دوستوں، یاروں کی محفلیں جما کر اس قدر مشغول ہو جانا کہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت سے بالکل غفلت ہو جائے انتہائی نقصان دہ ہے۔

افسوس کہ بعض لوگوں کو ہنسی کھیل میں اوروں کا مذاق اُڑانے کی عادت ہوگئی ہے۔ دوسروں پر طنز کرنا، فقرے کسنا، نقلیں اُتارنا حتیٰ کہ دھوکہ دینا تک ظرافت کا حصّہ بن چکا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک مجلس بڑے پُر کیف انداز میں شروع ہوتی ہے مگر بلاوجہ کی خوش گپیاں باہمی رنجشوں کا سبب بن جاتی ہے۔

مزید یہ کہ مسخرہ پن کو پیشے کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا ہے اور تقریبات میں مسخروں کو بُلانا فیشن سمجھا جاتا ہے۔

خوب سمجھ لینا چاہئے جس طرح عام حالات میں جھوٹ بولنا حرام ہے مذاق میں بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔

بہر حال! ہمیں اپنی مجالس کا جائزہ لینا چاہئے اور اس بات کا خاص اہتمام کرنا چاہیے کہ ہماری وجہ سے کسی مسلمان کا دل نہ دُکھے، نہ ہی غصّہ میں اور نہ ہی مذاق میں۔

بہت سے لوگ نیکی کے کاموں میں تو خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کسی مسلمان کا دل دُکھانے سے ذرا بھی نہیں چوکتے حالاں کہ مسلمان کا دل دُکھانے والا کامل مسلمان نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین ثمّ آمین

حدیث: جس نے سورۂ کہف کے اول کی تین آیات پڑھ لیں وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ [ترمذی: 2886]

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب
لاہور

نام و نسب نام عامر، کنیت ابو عمر، والد کا نام فُہیرہ تھا۔ یہ طُفیل بن عبداللہ کے غلام تھے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماں شریک بھائی اور قبیلہ ازد کے ایک فرد تھے۔
(کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع)

قبولِ اسلام: حضرت عامر رضی اللہ عنہ بالکل ابتدا میں اسلام لائے جب کہ ابھی نبی کریم ﷺ ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گُزیں نہیں ہوئے تھے۔ غلامانہ بے بسی کے ساتھ اس حق پسندی نے ان کو سخت سے سخت مصائب میں مبتلا کیا، طرح طرح کی اذیّتیں پہنچائی گئیں، لیکن آخر وقت تک استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ کرم نے قیدِ غلامی سے نجات دلائی۔ (اُسد الغابۃ ج 3)

ھجرت: ہجرتِ مدینہ کے مبارک سفر کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غارِ ثور میں پناہ گزیں ہوئے تو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خدمت تھی کہ وہ دن بھر مکّہ کی چراگاہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بکریاں چَراتے شام کو غارِ ثور کے پاس لے آتے یہاں تک کہ ان کا دودھ دھو کر استعمال کیا جاتا تھا۔ [بخاری، کتاب المغازی]

غرض جب یہ قافلہ غارِ ثور سے آگے بڑھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھایا، مدینہ پہنچ کر وہ حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کے مہمان ہوئے اور حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ کے اسلامی بھائی بنائے گئے۔ (طبقات ابن سعد)

ابتداءً مدینہ طیّبہ کی ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اس قدر سخت بیمار ہوئے کہ زندگی سے مایوسی ہوگئی، پھر نبی کریم ﷺ نے دُعا فرمائی: ''اے اللہ! تو مدینہ کو مکّہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پسندیدہ بنا اور اس کو بیماریوں سے پاک کردے'' دُعا قبول ہوئی، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ [بخاری، باب ہجرۃ النبی ﷺ]

غزوات: غزوۂ بدر و اُحد دونوں میں شریک تھے، 4ھ میں غزوۂ بیرِ معونہ میں شریک ہوئے اور اسی میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

اَخلاق: حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ظاہری صورت کے لحاظ سے گو سیاہ فام حبشی تھے لیکن ذاتی وجاہت کا یہ حال تھا کہ 34 سالہ زندگی کا بڑا حصّہ ظالم آقاؤں کی غلامی میں بسر ہوا، اسی دوران طرح طرح کے مصائب ومظالم کا جس پامردی سے مقابلہ کیا وہ عامر بن فُہیرہ

کی ہی استقامت تھی ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے مگر اُن کے استقلال میں کوئی کمی نہ آئی، ایمان کے مقابلہ میں کفر اور توحید کے مقابلہ میں بُت پرستی قبول کرنے کو ہرگز تیار نہ تھے۔ رازداری کا یہ حال تھا کہ خود نبی پاک ﷺ نے نازک سے نازک موقعہ پر ان کو اپنا رازدار بنایا۔

تعجب انگیز شہادت: غزوۂ بیرِ معونہ میں مشرکین نے سترّ قاریوں کی ایک جماعت کو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ سمیت دھوکہ سے شہید کردیا، صرف حضرت عمرو بن اُمیّہ ضمری رضی اللہ عنہ زندہ گرفتار ہوئے، جس وقت جبار بن سلمی نے حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے سینہ میں نیزہ مارا تو بے ساختہ اُن کی زبان سے نکلا فُزْتُ وَاللّٰہِ! یعنی ''خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا''۔ لاش تڑپ کر آسمان کی طرف بلند ہوئی، فرشتوں نے تجہیز و تکفین کی، اور اس پاکیزہ روح کے لئے اعلیٰ علیین کے دروازے کھول دیئے گئے، جب اس انداز سے شہادت پائی تو قاتل جبار بن سلمی اس کرشمۂ قدرت سے سخت متعجب اور متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین (طبقات ابنِ سعد 338/1)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پانے والے افراد:

ابو سمیّہ، لاہور

(1) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان مرد کا مال ناحق لے لے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا''۔ [مسندِ احمد: 3577]

(2) جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگ ہیں جن سے نہ تو اللہ جلّ شانہ کلام کرے گا اور نہ اُن کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں پاک وصاف کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو سخت گھاٹے اور نقصان میں پڑے، نبی کریم ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: (1) اَلْمُسْبِل ''ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (2) اَلْمَنَّانُ ''احسان جتلانے والا'' (3) اَلْمُنفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ ''جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا بیچنے والا''۔ [مسلم: 306]

(3) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ناراض ہوگا: (1) بہت قسمیں کھانے والا تاجر (2) تکبر کرنے والا فقیر (3) بوڑھا زناکار (4) ظالم بادشاہ۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ''اے اللہ! تو ہمیں ان میں سے نہ بنا''۔ آمین [نسائی: 2576]

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

کفار سے مشابہت... چند صورتیں مع حکم

کفّار سے مشابہت کی چند صورتیں ہیں:

1 فطری اُمور میں مشابہت مثلاً کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سونا، لیٹنا، صفائی رکھنا وغیرہ... یہ مشابہت حرام نہیں۔

2 عادات میں مشابہت مثلاً جس ہیئت سے وہ کھانا کھاتے ہیں اُسی ہیئت سے کھانا یا لباس ان کی وضع پر پہننا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ہماری کوئی وضع پہلے سے ہو اور کُفّار نے بھی اس کو اختیار کرلیا ہو خواہ ہمارا اتباع کرکے یا ویسے ہی تو اس صورت میں یہ مشابہت اتفاقی ہے اور اگر ہماری وضع پہلے سے جُدا ہو اور اس کو چھوڑ کر ہم کفّار کی وضع اختیار کریں یہ ''ناجائز'' ہے۔ اگر ان کی مشابہت کا قصد وارادہ بھی ہے تب تو ''مکروہِ تحریمی'' ہے اور اگر مشابہت کا قصد وارادہ نہیں ہے بلکہ اس لباس ووضع کو کسی اور مصلحت سے اختیار کیا گیا ہے تو اس صورت میں مشابہت کا گناہ نہ ہوگا مگر چوں کہ مشابہت کی صورت ہے اس لئے ''مکروہِ تنزیہی'' سے خالی نہیں۔

مگر چوں کہ آج کل عوام جواز کے لئے بہانے ڈھونڈتے ہیں اور اُن کا ارادہ مشابہت ہی ہوتا ہے اس لئے اکثر احتیاط کے لئے عادات میں بھی مطلقاً مشابہت سے منع کیا جاتا ہے خواہ مشابہت کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔

3 رسم و رواج میں مشابہت ان اُمور میں مشابہت جو کفار کا مذہبی شِعار ہے یا دینی رسم اور قومی رواج ہے جیسے زُنّار، صلیب وغیرہ پہننا یا مجوس کی خاص ٹوپی جو اُن کے مذہب کا شِعار ہے اس میں مشابہت ''حرام'' ہے بلکہ بعض صورتوں میں ''کفر'' ہے۔

(امداد الاحکام 4/568-569)

اسلام نے ہم پر کون سا علم فرض کیا ہے؟

آج کل تعلیم گاہوں میں جو علم پڑھایا جاتا ہے وہ علم نہیں بلکہ ہُنر، پیشہ اور فنّ ہے، وہ بذاتِ خود نہ اچھا ہے نہ بُرا، اس کا انحصار اس کے صحیح یا غلط مقصد اور استعمال پر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جس علم کو فرض قرار دیا ہے (طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ [ابن ماجہ:224، بیہقی:1665]) جس علم کے فضائل بیان فرمائے ہیں اور جس کے حصول کی ترغیب دی ہے اس سے ''دین کا علم'' مراد ہے اور اسی کے حکم میں ہوگا وہ علم بھی جو دین کے لئے وسیلہ وذریعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل 8/214)

عورت کا نامحرم مرد کے ساتھ سفر کرنا

نامحرم کے ساتھ مسافتِ سفر ($77\frac{1}{2}$ کلومیٹر/48 میل) سے کم سفر جائز ہے مگر زمانہ کے فساد کی وجہ سے

فقہاء نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

(امداد الاحکام 405/4)

بلاضرورت مریض کا ستر دیکھنا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کا ستر (وہ اعضا جن کو چھُپانا شرعاً واجب ہے) چھپانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا، زانو کھُل گیا تو کوئی پروا نہیں، ران کھُل گئی تو کچھ خیال نہیں، مریض اگر تکلیف کی شدّت سے اس کا خیال نہ رکھ سکے تو اوپر والوں کو اس کا خیال رکھنا لازم ہے بلاضرورت اس کا ستر دیکھنا جائز نہیں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو مثلاً انجکشن لگوانے یا مرہم پٹی کروانے یا معالج کو مریض کی متاثرہ جگہ دِکھانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو اس کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ جتنا بدن کھولنے کی ضرورت ہے صرف اُتنا ہی کھُلے اور صرف اُن لوگوں کے سامنے کھُلے جن کا تعلق علاج معالجہ سے ہے، بے دھڑک معالج اور غیر معالج سب کے سامنے بدن کھول دیا جاتا ہے حالاں کہ غیر متعلقہ حضرات کو مریض کے سَتر کا حصّہ دیکھنا جائز نہیں، اس میں بہت ہی زیادہ غفلت ہے اس کا بہت خیال کرنا چاہئے۔ (اصلاحِ انقلاب اُمّت 228/1)

حرام آمدنی والے کی دعوت جن لوگوں کی زیادہ آمدنی حرام ذریعہ (مثلاً سود، رشوت، جوا وغیرہ) سے ہے ان کے یہاں کی دعوت قبول کرنا اور کھانا عموماً حرام ہے اور خصوصاً علماء کو تو ایسے لوگوں کی دعوت قبول کرنا سختی کے ساتھ منع ہے کیوں کہ اس سے علم کی تذلیل اور احکامِ شرعیہ کی توہین ہے۔ (امداد الاحکام 290/4)

کیا اولیاء بھی معصوم ہیں؟ عِصمت (گناہوں سے پاک ہونا) تو انبیاء کرام کا خاصّہ ہے البتہ بہت سے اولیاء کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین سے کبھی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں مگر وہ عینِ گناہ کی حالت میں خوف زدہ رہتے ہیں اور گناہ پر اس قدر نادم ہوتے ہیں جس کا دوسرے لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے حتی کہ ساری عمر اس کا ملال رہتا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ 144/1) (بحوالہ مجمع البحار 463/2، امداد الاحکام 289/4)

ولیمہ کا وقتِ مستحب مشہور قول یہی ہے کہ ولیمہ شبِ زفاف و مقاربت کے بعد ہو البتہ نکاح سے پہلے تو کسی طرح ولیمہ کا وقت نہیں ہے۔

بقیہ: فہمِ قرآن فلاں نے تین سو اور آپ کچھ نہیں لیتے؟ میں کہتا ہوں کہ ہمارے بزرگوں کا یہی طریقہ ہے کہ کوئی اگر خوشی سے دے جائے تو ردّ نہیں کرتے لیکن مانگتے کبھی نہیں۔

الحمدللہ ہمارے بزرگوں نے جو سبق دیا ہے ہم اسی پر عمل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث: سچّا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی 1209]

ماہِ شوال کے چھ روزے... فضائل و مسائل

مرسلہ: اہلیہ عبید اللہ زاہد، سرگودھا
تصحیح وتخریج وتقدیم: ادارہ علم وعمل، لاہور

فضائل: (1) نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفلی) روزے رکھے تو یہ (سال بھر روزے رکھنے کا ثواب ہوگا اور اگر ہمیشہ ایسا کرے) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے"۔ [مسلم: 2815]

(2) نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کہ جس نے عید الفطر کے بعد چھ (نفلی) روزے رکھ لئے تو یہ اس کے لئے پورے سال کے روزے ہوں گے، جو شخص ایک نیکی کرتا ہے (اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو) دس نیکیوں کا اجر وثواب عطا فرماتے ہیں"۔ [ابنِ ماجہ: 1715]

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خصوصی فضل واحسان ہے کہ اس نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر کیا ہے، اگر کسی شخص نے رمضان کے 30 اور شوال کے 6 روزے رکھے تو کل 36 روزے ہوں گے، ایک روزہ پر اللہ تعالیٰ دس روزوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں تو اس حساب سے 36 روزوں کے (10×36) 360 دن ہوں گے، اور قمری سال 355 دنوں کا ہوتا ہے لہٰذا پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ہر سال رمضان کے 30 روزوں کے ساتھ یہ چھ روزے رکھ لے تو ثواب کے اعتبار سے وہ ساری عمر روزہ رکھنے والا ہوگا۔ **سوال** اگر رمضان المبارک کے 29 دن ہوں تو پھر؟ **جواب** تب بھی یہ 30 ہی شمار ہوں گے اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا کیوں کہ ہر مسلمان کی یہ نیّت ہوتی ہے کہ اگر 30 واں روزہ ہوا وہ اس کو بھی رکھے گا۔

مسائل: (1) بعض خواتین عید کے اگلے دن روزہ رکھنا ضروری سمجھتی ہیں، حالاں کہ ایسی بات نہیں، اگر مہینہ بھر میں ان روزوں کو پورا کیا تو ثواب مل گیا خواہ یہ روزے عید کے اگلے دن شروع کرے یا بعد میں خواہ لگاتار رکھے یا الگ الگ۔ شامی جلد 2 صفحہ 171 میں ہے شوال کے چھ روزے پورے مہینہ میں پھیلا کر رکھنا مستحب ہے۔ (2) بعض خواتین یہ چھ روزے رکھ کر عید مناتی ہیں، نئے کپڑے پہن کر ایک دوسرے کو مبارک باد دیتی ہیں، ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے۔ (خیر الفتاویٰ 4/45) (3) شوال کے چھ روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہوں گے بلکہ وہ الگ رکھنے ہوں گے کیوں کہ یہ چھ نفلی روزے ہیں اور رمضان کے فرضی روزے ہیں۔ (4) اگر خواتین کے ذمّہ قضا روزے ہوں تو ان کو چاہئے کہ نفلی روزے رکھنے سے پہلے ان قضاء روزوں کو رکھیں اس کے بعد نفلی روزے رکھیں۔

حدیث: اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ تھوڑا سا ہی کیوں نہ ہو۔ [بخاری: 6100]

اولاد کی اچھی تربیت... بہترین تحفہ

مرسلہ
ڈاکٹر حافظ امان اللہ خان
خیبر پختون خواہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ الآیۃ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ ﴿التحریم:6﴾

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی نہیں کہ وہ فقط اپنے آپ کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے بلکہ اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی راہ پر چلائے اور اگر وہ جہنّم کی راہ پر جا رہے ہوں تو جہاں تک بھی اس کے لئے ممکن ہو اُن کو اس سے روکنے کی کوشش کرے۔

حدیث شریف میں بھی آتا ہے: اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔ [مسلم:4828]

"خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے پوچھا جائے گا اس کے ماتحتوں کے بارے میں"۔ ہر آدمی محافظ ونگران ہوتا ہے، اس کی نگرانی کے تحت جو جو افراد آتے ہیں ان سب کے بارے میں اس سے پوچھ ہوگی کہ بتا تو نے ان کو کتنا دین سکھایا اور دین پر چلایا۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے زیادہ اچھا تحفہ نہیں دیا"۔ [ترمذی:1952]

اگر بچّوں کو مہنگے سے مہنگے خوب صورت کپڑے، جوتے اور کھلونے لا کر دیں مگر اُن میں ادب، سلیقہ، تمیز نہیں، اُن کے اَخلاق اچھے نہیں تو یقین جانئے کہ محض اس پیسہ خرچ کرنے سے اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بنتی۔ سادہ سا بچّہ ہو، سادہ سے کپڑے پہنے ہو، اچھے اَخلاق اور اسلامی آداب وتمیز سے آراستہ ہو تو وہ اپنے ماں باپ کی تربیت کا چلتا، پھرتا نمونہ ہوتا ہے۔ ماں باپ کی تو ذمّہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کریں اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان جس کا ذمّہ دار ہے، انہیں ضائع کرے یعنی ان کی تربیت نہ کرے۔ بھلا اس سے بڑھ کر ضائع کرنا کیا ہوگا کہ ان کے دلوں میں گم راہی ہو اور وہ کافرانہ طریقہ پر زندگی بسر کرتے ہوں۔

اس لئے حضرات فقہائے کرام نے فرمایا کہ سورۂ تحریم کی مذکورہ آیت ہر انسان پر ایک فرض عائد کرتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو حلال وحرام کی تعلیم دے اور نیکی کے راستہ پر چلائے اور بُرائی کے راستہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی اچھی دینی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث: سب سے افضل صدقہ آپس میں صلح کرا دینا ہے۔ [بیہقی]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ساس کی بے جاسختیاں

از مدیر ماہ نامہ علم و عمل لاہور

ساس کے بہو پر مظالم: آج کل اکثر ساسیں بہوؤں کے ساتھ رویّہ اچھا نہیں رکھتیں، ذرا ذرا سی بات پر بہو کو کھری کھری سنا دیں گی۔ بہو اگر آرام کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئی تو بجائے اِس کے کہ اُسے یہ کہیں کہ تھوڑا اور آرام کر لیجئے یہ کہہ دیتی ہیں کہ سارا دن سوتی رہتی ہے، یہی آرام اگر بیٹی کر لے تو اس کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ بہو سے سالن میں نمک مرچ تیز ہو جائے تو طرح طرح کے القابات سے نوازا جاتا ہے: تجھے سالن پکانا نہیں آتا، گھر سے سیکھ کر آنا تھا، شادی کی آگ لگی ہوئی تھی وغیرہ۔ یہی عمل اگر بیٹی سے ہو جائے تو کتنے پیار سے کہیں گی: بیٹی! آج اندازہ سے تھوڑا زیادہ نمک پڑ گیا ہے، چلو اس میں گھی وغیرہ ڈال کر اس طرح ٹھیک کر لینا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ بہو کو بھی بیٹی سمجھ کر بتایا، سکھایا ہوتا۔

بہو کو ہر وقت کوسا جاتا ہے، یہ کون سے کپڑے پہن کر آئی ہو؟ بڑی بن ٹھن کر پھر رہی ہو، بڑا منہ بنایا ہوا ہے، سیدھے منہ بولتی نہیں، میری اجازت کے بغیر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی ہو، دو دو، تین تین دن میکے رہ کر آتی ہے، گھر کی اسے فکر نہیں، دیور کو وقت پر کھانا نہیں دیتی، دیور کے کپڑے استری نہیں کرتی، جوتے پالش نہیں کرتی، ہر وقت اپنے بچّوں کو کھلانے پلانے میں لگی رہتی ہے، کھا کھا کر کتنی پھٹی پڑی ہے، جو پھل گھر میں آتا ہے آدھا تو یہ اکیلی کھا جاتی ہے، بچّوں کو دودو انڈے کھلاتی ہے، گھر کے خرچے اس کی وجہ سے زیادہ ہوتے ہیں، کپڑے دھونے کے لئے ڈھیر لگا رکھتی ہے، خود نواب زادی ہے جو شوہر کو کہہ کر ماسی لگا رکھی ہے۔ میں اپنے بیٹے سے کہوں گی یا تو اس کو سمجھاؤ یا کچھ عرصہ کے لئے میکے چھوڑ آؤ، اگر نہیں سمجھتی تو اسے طلاق دے دو۔ الامان والحفیظ!

یہ ساس کی مختصر تقریر تھی۔ خواتین و حضرات ذرا سوچیے! کہ بہو نے ماں جی کے بیٹے سے شادی کی ہے ماں سے نہیں کی اور نہ ہی دیور سے شادی کی ہے۔ سُن لیجئے! شریعت میں مسئلہ یہ ہے کہ بیٹا بیوی کو ماں کی خدمت پر مجبور نہیں کر سکتا۔ خوشی سے ترغیب دے کر خدمت کرا لے تو اور بات ہے، پھر گھر کے ہر فرد کی خدمت کہاں سے بہو پر واجب ہو گئی؟

بعض خواتین بچوں کی طرح ضدی اور چیچڑی ہوتی ہیں کہیں آپ ایسی تو نہیں؟ (ادارہ)

شرعاً ساس کو بتا کر میکے جانا کوئی ضروری نہیں ہے، بس خاوند سے اجازت لے لینا کافی ہے۔ ساس کو چاہئے کہ بہو کو نہ ڈانٹے بلکہ بیٹی بنا کر رکھے اور پیار و محبت سے سمجھائے، آپ کے اپنے بیٹے کی بیوی ہے، آپ خود اپنے ہاتھوں بیاہ کر لائیں ہیں، کیوں بے جا سختی کرتی ہیں؟ بیٹا اگر شریعت کو سمجھتا ہے تب تو کچھ نہ کچھ کنٹرول کر لیتا ہے، اگر شریعت سے بالاتر ہو کر رہتا ہے تو وہ بھی بیوی کو خوب کوستا ہے۔ دن کو ساس نہیں جینے دیتی، رات کو شوہر کی سُننی پڑتی ہیں۔ شوہر کو یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت میں اُصول ہے کہ بیوی شوہر کے والدین کی خدمت نہیں کرنا چاہتی اور علیحدگی کا مطالبہ کرتی ہے تو شوہر پر واجب ہے کہ اس کو علیحدہ مکان یا کوارٹر میں رکھے۔ گزر بسر جب تک خوشی سے ہو تو ٹھیک ہے۔

الغرض بے جا خواتین پر سختیاں نہ کی جائیں عورت کو بیوی ہو یا بہو یا والدہ سب کو خوش رکھا جائے بعض بدنصیب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ زَن مرید ہو کر ماں کو ڈانٹ دیتے ہیں، ماں کو کچھ نہ کہئے صرف پیار سے سمجھائیے۔۔۔۔ جاری ہے (اگلے شمارہ میں ''بہو کا ساس کے ساتھ ناروا سلوک''۔۔۔ان شاء اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرمائیے)

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں آمین ثُمّ آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اہلِ علم کی قدر و عظمت

علم نورِ الٰہی ہے علم اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کے لئے ایک بہترین عطیہ ہے، علم مال سے بڑھ کر دولت ہے۔ اہلِ علم اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں جن کی قدر و عظمت کا خیال رکھنا ہر ایک مسلمان مرد و عورت کے ذمّہ ضروری ہے کیوں کہ وہ ان کی جانب سے فرضِ کفایہ ادا کرتے ہیں اور بعد از فراغت مخلوق کی دینی تربیّت کا اہتمام کرتے ہیں۔

ایک واقعہ: حضرت مولٰنا مفتی رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کے ہاں ایک بڑے عہدہ دار شخص مہمان آئے، جب کھانے کا وقت ہوا تو اس عہدہ دار شخص کو حضرت کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر دوسرے غریب مہمان طلباء پیچھے کو ہٹے، حضرت مولٰنا نے فرمایا کہ صاحبو! آپ لوگ ہٹ کیوں گئے؟ کیا اس وجہ سے کہ ایک عہدہ دار میرے ساتھ بیٹھا ہے، خوب سمجھ لیجئے! کہ آپ لوگ میرے عزیز ہیں، جس قدر آپ کو معزّز سمجھتا ہوں اس کے سامنے ان کی کچھ وُقعت نہیں، چنانچہ سب غریب طلباء کو بھی بٹھلا کر کھلایا۔ (دعواتِ عبدیت)

مرسلہ: اُمِّ رملہ فاطمہ حیدرآباد

اکثر خواتین چغلی و غیبت میں مصروف رہتی ہیں کہیں آپ ایسی تو نہیں؟ (ادارہ)

از جناب مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی

عورتیں نماز کیسے پڑھیں؟

رُکوع میں: رُکوع میں جاتے وقت اِن باتوں کا خیال کیجیے:

① جب قیام سے فارغ ہو جائیں تو رُکوع کرنے کے لئے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیے، جس وقت رُکوع کرنے کے لئے جھکیں اُسی وقت تکبیر کہنا بھی شروع کر دیجیے اور رُکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم کر دیجیے۔ ② خواتین رُکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، مَردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں۔ (شامی 494/1، ھندیہ 74/1، کبیری ص 316)

③ گھٹنوں پر ہاتھ کی اُنگلیاں ملا کر رکھیے، مَردوں کی طرح اُنگلیاں کُشادہ کر کے گھٹنوں کو نہ پکڑیئے اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) جھکا لیجیے اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیے۔ (دُرِّ مختار)

④ کم از کم اتنی دیر رُکوع کی حالت میں رُکیے کہ اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا جا سکے۔ ⑤ رُکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔ ⑥ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے قریب رہنے چاہئیں۔

رُکوع سے کھڑے ہوتے وقت: ① رُکوع سے کھڑے ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہو جائیے کہ جسم میں کوئی خم (کجی) باقی نہ رہے۔ ② اس حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رہنی چاہئے۔ ③ بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کر دیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت میں ہی سجدہ کے لئے چلی جاتی ہیں۔ ان کے ذِمّے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجیے، جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدہ میں نہ جائیے.....

جاری ہے

لذّت اپنی اپنی

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''مضامینِ علمیّہ میں وہ لذّت آتی ہے کہ کسی چیز میں نہیں آتی، جب کوئی نیا علم حاصل ہوتا ہے تو واللہ (خدا کی قسم!) ہفت اقلیم (دُنیا کی تمام دولتیں) اس کے سامنے گرد معلوم ہوتی ہے۔ (جزا و سزا از وعظ: المعرق الرحیق ص: 214)

نیکی کا رشتہ ... ایک مقدّس رشتہ ہے

محمد فہیم عالم، لاہور

''آہ... وقاص میرے دوست، افسوس! اُس سے میرا رشتہ ٹوٹ گیا ہے''۔ سعود ہاشمی نے ایک سرد آہ بھری اور خلاؤں کو گھورتے ہوئے بولا ''ہیں... کیا کہا...؟ رشتہ ٹوٹ گیا... کون سا رشتہ...؟ کیسا رشتہ اور کس سے ٹوٹ گیا؟ اپنے دوست سعود ہاشمی کا یہ جملہ سُن کر وقاص امین نے حسرت سے پوچھا۔ ''بس دوست تھا کوئی، جس سے میرا اتنا مضبوط رشتہ تھا کہ شاید ہی اُس سے زیادہ مضبوط رشتہ کوئی اور ہو۔ ویسے تو اُس کا اور میرا ساتھ ہمیشہ سے ہی رہا لیکن گزشتہ ایک ماہ تو ہم نے پَل پَل ساتھ گزارے تھے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی میں اُس سے جدا نہ ہوا تھا، اور جدا ہوتا بھی کیسے اُس سے قائم رشتہ ہی کی وجہ سے تو میری زندگی رواں تھی۔ میری سانس اُسی کے دم سے قائم تھی۔ میرا دل اُسی کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ جب وہ رشتہ ہی میری زندگی تھی۔ تو بھلا... بھلا کوئی اپنی زندگی کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ آہ! اُس کا ساتھ کیا ہی خوب تھا، اُس سے رشتہ قائم تھا تو زندگی کتنی پُرسکون تھی، طبیعت میں اطمینان ہی اطمینان تھا، راحت کی فضائیں قائم تھیں۔ لیکن... لیکن پھر وہ رشتہ ٹوٹ گیا وہ رشتہ ایسا تو نہ تھا کہ ٹوٹ جاتا، کتنی قسمیں کھائی تھیں میں نے ہمیشہ ساتھ رہنے کی، لیکن وقاص... میرے دوست! میں ایک وعدہ... ایک قسم بھی تو نہیں نبھا سکا، آہ! اُس سے رشتہ کیا ٹوٹا یوں لگا جیسے تمام پریشانیاں اس رشتہ ٹوٹنے کی منتظر تھیں، میرا سکون غارت ہو چکا ہے، زندگی دشوار ہو گئی ہے۔ میں اُس سے رشتہ نہ توڑتا، اے کاش! اتنا کہہ کر سعود ہاشمی خاموش ہو گیا۔ وقاص امین حیرت کا بُت بنے اُسے تکے جا رہا تھا۔ ''لیکن سعود میرے دوست وہ ہے کون؟ مجھے بھی کچھ بتاؤ''۔ وقاص امین نے پوچھا۔ ''وقاص میرے دوست! وہ نیکی ہے جس سے رمضان المبارک میں تو میرا رشتہ قائم رہا، لیکن افسوس رمضان المبارک کے گزرتے ہی میری کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے میرا اُس سے رشتہ ٹوٹ گیا''۔

سعود ہاشمی کے الفاظ درمیان ہی میں رہ گئے۔ اتنے میں اذان شروع ہو چکی تھی۔ اچھا بھئی! میں تو جا رہا ہوں دوبارہ نیکی سے رشتہ جوڑنے۔ سعود ہاشمی بولا۔ مم میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا کیوں کہ میں بھی نیکی سے رشتہ جوڑنا چاہتا ہوں۔

علمِ دین حاصل کرنے کے آداب

ابو ناجیہ، لاہور

علم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت اور قیمتی عطیہ ہے جس کو حاصل کرنے کے بہت سے آداب ہیں:۔

(1) علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سیکھیے، دُنیا کی شہرت اور نام بنانا مقصود نہ ہو۔ (2) اپنے سب اساتذہ کا ہمیشہ خوب احترام کیجئے۔ (3) کتاب کی عظمت کا خیال رکھیے، کتاب کی طرف پاؤں دراز نہ کیجئے، دائیں ہاتھ میں کتاب پکڑیئے اور بائیں ہاتھ میں جوتا، کتاب پر سہارا نہ لیجئے، کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھیے۔ (4) علم حاصل کرنے میں محنت سے کبھی جی نہ چُرائیے۔ (5) سبق پڑھنے سے پہلے اچھی طرح اس کا مطالعہ کیجئے پھر سبق توجہ سے پڑھیے اور پھر ہم سبق ساتھیوں سے اس سبق کا تکرار بھی کیجئے۔ (6) دورانِ طالب علمی جو مصائب آئیں ان کو برداشت کیجئے۔ (7) سبق میں ناغہ نہ کیجئے، ناغہ کرنے سے سبق میں بے برکتی ہو جاتی ہے۔ ہمارے اکابر فرماتے ہیں کہ سبق سے ایک دن کا ناغہ اَسّی (80) دن کا نقصان کرنا ہے کیوں کہ ایک سبق دوسرے سے ربط و تعلق رکھتا ہے، جب یہ رابطہ منقطع ہو گیا تو اس کو دوبارہ جوڑنے میں عرصہ لگے گا۔ (8) دُنیوی تعلقات سے الگ ہو کر پوری یکسوئی سے علم حاصل کرنے میں مشغول رہیے۔ (9) علم کو عمل کرنے کی نیّت سے پڑھیے، اور جو پڑھیں اس پر عمل کا موقعہ ہو تو عمل بھی کیجئے، ایسا علم بے کار ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔ (10) اُستاد صاحب کے پڑھانے کے بعد جو بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنی سمجھ کو قصوروار ٹھہرائیں اُستاد کو بُرا نہ کہیے۔ (11) اپنے اسلاف اور اکابر کی ہرگز توہین نہ کیجئے، اس سے بھی علم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ (12) اپنے ہم سبق ساتھیوں کے ساتھ بھی ہمدردی، ایثار اور محبّت کا معاملہ رکھیے۔ (13) اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کا پورا اہتمام کیجئے کیوں کہ علم نور ہے اور گناہوں سے ظلمت آتی ہے اور ایک ہی دل میں نور اور ظلمت ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ (14) سادہ زندگی بسر کیجئے، زیب و زینت میں پڑیں گے تو علم میں کمال حاصل نہ ہو گا۔ (15) اپنے اساتذہ کے لئے دُعا کرتے رہیے، یہ طالب علم پر اُستاد کا حق بھی ہے اور حافظہ میں قوّت کا ذریعہ بھی۔ (16) اپنے عقیدہ کو دُرست رکھیے، علم تبھی ثمر آور (فائدہ مند) ہو گا جب کہ عقیدہ بھی درست ہو۔ (17) نماز باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اول میں پڑھنے کا خوب اہتمام کیجئے اس کی برکت سے علم میں نورانیت بھی آئے گی اور ترقی بھی ہو گی۔ (18) اپنے اکابر کی رائے کو ہمیشہ اپنی رائے پر مقدّم رکھیے اور ہمیشہ اُن کے دامن سے وابستہ رہیے حدیث میں ہے "برکت اکابر کے ساتھ جُڑنے میں ہے"۔ اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ [ابن حبان: 559، حاکم: 210]

حدیث: کوئی شخص ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب کہ پیشاب یا پاخانہ کو روکے ہوئے ہو۔ [ابوداؤد 89]

بچوں کا علم و عمل

وقت ایک انمول خزانہ ہے

رمضان ہمیں یہی سبق سکھاتا ہے

اگر چہ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ وقت سے بڑھ کر نایاب اور قیمتی کوئی چیز نہیں لیکن جتنی لاپرواہی سے وقت کو ضائع کیا جاتا ہے کسی اور چیز کو ضائع نہیں کیا جاتا۔

کسی دانا کا قول ہے کہ ''ہم سب شکایت تو کرتے رہتے ہیں کہ زندگی کا وقت بہت تھوڑا ہے لیکن ہماری لاپرواہی سے بہت سا وقت بے کار گزر جاتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس کو کس طرح کام میں لائیں۔ ہماری ساری زندگی گزر جاتی ہے یا تو سرے سے کوئی کام نہیں کرتے، یا کرتے ہیں تو کوئی مفید کام نہیں ہوتا۔

مرسلہ: مولانا نوید جاوید صاحب، لاہور

بعض لوگ وقت کو دولت سے تشبیہ دیتے ہیں مگر حقیقت میں وقت دولت سے بھی کہیں بڑھ کر ہے کیوں کہ کارآمد وقت کا فائدہ تمام عمر بلکہ مرنے کے بعد بھی ہوتا ہے جب کہ وقت کو نیکی میں لگایا جائے لیکن دولت تو آنے جانے والی چیز ہے اور خصوصاً مرنے کے بعد اگر کوئی اپنی تمام عمر کی دولت دے کر بھی عذاب سے بچنا چاہے تو نہ بچ پائے گا۔ وقت کو اچھے اور نیکی کے کاموں میں استعمال کرنا ترقی کا زینہ ہے۔ وہ وقت جو سستی اور فضول کاموں میں ضائع کیا جاتا ہے گر اس کو اچھی طرح سے استعمال کیا جائے تو ان کی وجہ سے چند برسوں میں جاہل عالم اور بے وقوف عقل مند بن سکتا ہے۔ اگر کوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس کو محنت کر کے دوبارہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ جو وقت گیا ہمیشہ کے لئے گیا، پھر کوئی اسے واپس نہیں لاسکتا، لیکن کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ ہمارے ملک اور معاشرہ میں وقت کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں۔

وقت ایک قیمتی چیز ہے جس کا درست استعمال ہی ہمارے لئے فائدہ مند ہے اس لئے ہم کو اپنے وقت کی اور دوسرے کے وقت کی بھی قدر کرنی چاہئے اور اپنے اوقات کا ایک نظم قائم کرنا چاہئے تاکہ ہمارا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ طلباء کو جس سبق کے سیکھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وقت جیسی نعمت کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت کے طور پر ملی ہے نہایت عمدگی سے استعمال کریں تاکہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ہمیں حساب دینا پڑے تو ہم شرمسار نہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ حدیث

رمضان کے گیارہ بھائیوں کی پکار

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.
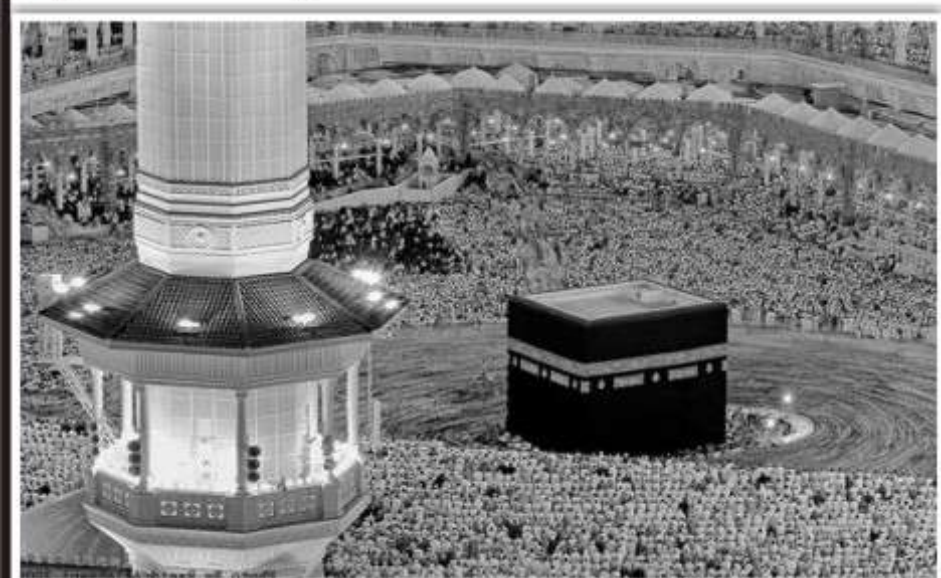
مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّعْمَلَ فِیَّ خَیْرًا فَلْیَعْمَلْہُ فَاِنِّیْ غَیْرُ مُکَرَّرٍ عَلَیْکُمْ اَبَدًا کہ بوقتِ طلوعِ آفتاب دن بولتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آج مجھ میں کوئی نیکی کرلو میں دوبارہ کبھی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ [بیہقی: 3840]

موٹروے پر بنے ہوئے قیام وطعام سے جب نکلتے ہیں تو آگے لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ ''موٹروے کو صاف رکھئے'' یہ اس لئے لکھا ہوتا ہے تاکہ ریپر اور چھلکے وغیرہ پھینک کر کہیں سڑک خراب نہ کریں، تو اسی طرح ابھی ابھی رمضان المبارک گزرا ہے جس میں گناہوں سے بچنے کی کچھ فکر تھی اور نیکی، نماز، تلاوت وغیرہ بھی ہوتی رہی، اب کہیں رمضان کے بعد گناہوں میں مبتلا نہ ہوجایئے اور نیکی (نماز، تلاوت وغیرہ چھوڑ نہ دیجئے۔ دیکھئے! حضرت یوسف علیہ السلام اکیلے ماہ رمضان کی طرح ہیں وہ خود دین پر جمے رہے تو ان کے گیارہ بھائی انہیں دیکھ کر آخر کار نیک ہوگئے۔ اسی طرح رمضان کے بعد بھی گیارہ بھائی (گیارہ مہینے) ہیں رمضان المبارک صحیح طرح گزار کر باقی مہینوں کو بھی درست گزارنا چاہئے یعنی روزہ، تراویح کے علاوہ باقی عباداتِ رمضان کو جاری رکھ کر باقی گیارہ ماہ کو بھی قیمتی بنایا جاسکتا ہے۔

غور فرمائیے! عباداتِ رمضان کو سارا سال کیسے باقی رکھا جاسکتا ہے

دیکھئے! رمضان المبارک کی عبادات میں سے (1) تلاوت ہے، اسے سال بھر جاری رکھنا چاہئے۔ (2) نماز ہے، وہ تو زندگی بھر پڑھنی چاہئے ''فرض'' ہے۔ (3) اعتکاف ہے، اس کی صورت سال بھر یہ رکھئے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرلیجئے۔ (4) لیلۃ القدر ہے، جس بندہ نے وقت کی قدر کرلی یعنی اسے ضائع ہونے سے بچالیا اور نیکی وقت پر کرتا رہا یقیناً اس نے لیلۃ القدر کے اصل سبق کو حاصل کرلیا۔ (5) تسبیحات ہیں، وہ بھی فارغ وقت میں زندگی بھر جاری وساری رہنی چاہئیں۔ (6) دُعائیں ہیں، وہ جاری رہنی چاہئیں۔ (7) سخاوت وصدقہ، فطر ہے، اس کی انسان کو اپنی گنجائش کے مطابق جاری رکھنا چاہئے بلکہ گھر میں ایک ڈبہ یا بکس مقرر کردیا جائے گھر کے سب افراد کو پتہ ہو کہ اس جگہ صدقہ کا بکس پڑا ہے اس میں روزانہ یا چند دنوں بعد گھر کا کبھی کوئی فرد کبھی کوئی فرد صدقہ ڈالتا رہے کچھ عرصہ بعد پھر یہ صدقہ کسی دینی ادارہ کو دے دیا جائے۔ (8) نوافل ہیں، یہ جاری رہیں۔ (9) روزہ (10) تراویح اِن دو عبادتوں کے لئے اگلے سال کا انتظار رہے تو اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ سال بھر رمضان کی طرح گزرے گا..... یہی ماہِ رمضان کی پکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بقیہ زندگی بھی رمضان جیسی گزارنے کی توفیق دیں آمین

پیارے بچوں کے لئے پیارے نام: (1) محمد اَثال (2) محمد اجمد (3) محمد بکر (4) محمد تیہان (5) محمد ثروان

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام: (1) برکہ محمد (2) تمُلُّک محمد (3) خلیسہ محمد (4) سناء محمد (5) کریمہ محمد

غلط نام: (1) عاصیہ (نافرمان) [مشکوٰۃ] (2) عبدالمصطفیٰ 'مصطفیٰ کا بندہ' ہر ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے مصطفیٰ کا نہیں (3) ارم۔ کافر مرد کا نام ہے (مظہری)

ماہِ رمضان کی پکار سُنئے اور عمل کیجئے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں۔ (ادارہ)

جامعہ کے شب و روز

رسالہ کی قیمت میں بوجہ مہنگائی معمولی اضافہ

سالانہ امتحان کا نتیجہ

مدرسہ کے اخراجات

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجۂ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500
(کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجۂ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500
(کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

موجودہ مہنگائی کی وجہ سے

نومبر 2011ء... شمارہ نمبر 97 سے رسالہ کی قیمت فی شمارہ... -/15 روپے کردی گئی ہے اور سالانہ -/200 روپے۔ قارئینِ کرام بخوبی جانتے ہیں کہ رسالہ میں کسی قسم کا اشتہار نہیں دیا جاتا اور بلا مجبوری قیمت بھی نہیں بڑھائی جاتی۔ امید ہے کہ رسالہ کو پھیلانے میں آپ کا تعاون شاملِ حال اور برقرار رہے گا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

نام اجناس	مقدار فطرانہ	قیمت
کشمش	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
کھجور / چھوارہ	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
جو / جو کا آٹا	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
گندم / گندم کا آٹا	نصف صاع (پونے دو سیر)	

صاحبِ حیثیت حضرات کو زیادہ مالیت والا فطرانہ ادا کرنا بہتر ہے

اجناس کی تازہ قیمتیں ادائیگی سے قبل معلوم کر لیجیے

ایصالِ ثواب کے لئے علم و عمل کے گزشتہ شمارہ رعایتی نرخ پر دستیاب ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ مدرسہ کے سالانہ امتحانات ۱۶ / رجب المرجب بمطابق 20 / جون کو مکمل ہوئے اور اسی روز نتائج کا بھی اعلان کر دیا گیا۔

اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء

درجہ	اوّل	دوم	سوم
خامسہ	محمد احسان الحق	نزاکت رفیق	احمد نواز
رابعہ	محمد بلال	وقاص محمود	سید عبد المعید
ثالثہ	ڈاکٹر امجد علی	محمد شرافت رفیق	محمد وسیم
ثانیہ	منہاج الدین	محمد طلحہ / عبد الوحید	محمد حماد ارشد
اولیٰ	رمیض الرحمٰن	شہزاد حسن	محمد جہاں زیب

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

چاند رات کی فضیلت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ثواب کی نیت سے عیدین کی راتوں میں جاگے (اور عبادت کرے) اُس کا دل قیامت کے اُس دن نہ مرے گا جس دن سب کے دل (خوف کے مارے) مر رہے ہوں گے“۔ [ابنِ ماجہ:1782]

اس لئے چاند رات کو اللہ تعالیٰ کے مبغوض اور شیطان کے محبوب بازاروں میں پھر کر ضائع نہ کیا جائے۔

عید کے دن مغفرت و رضاء الٰہی کا اعلان:

اللہ تعالیٰ جل شانہ عید کے دن فرشتوں کو گواہ بنا کر فرماتے ہیں کہ ”اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اِن کو (یعنی روزہ داروں اور عبادت کرنے والوں) کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی“۔ [بیہقی:3695]

دس قسم کے لوگوں کو قبر میں سوال نہ ہوگا

1 انبیاء کرام 2 صدیقین 3 شہداء 4 بچّے 5 سرحدوں کے محافظ 6 طاعون کی بیماری میں مرنے والے 7 طاعون کے زمانہ میں کسی دوسری بڑی بیماری میں صبر اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے مرنے والے 8 جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والے 9 روزانہ سورۂ ملک پڑھنے والے 10 مرضِ وفات میں سورۂ اخلاص پڑھنے والے۔ (شامی 629/1)